تاثرات

اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔ یہی اس کا پیغام اور یہی اس کی تعلیم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَ یَدِہٖ۔

مسلمان وہ ہے، جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

مسلمان کا فرض ہے کہ کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچائے، اس کی ایذا رسانی کا باعث نہ بنے۔ ہر شخص کو ذہنی، فکری، قلبی اور جسمانی آسودگی مہیا کرنے کا ذریعہ ثابت ہو۔ اس کے خلاف زبان کو حرکت نہ دے، اس پر ہاتھ نہ اٹھائے، ایسی تقریریں نہ کرے جو دوسرے کی پریشانی کا موجب بنیں، اس کے خلاف اخباروں میں ایسے بیان نہ جاری کرے، جو غلط معلومات پر مبنی ہوں اور اس کو تکلیف میں مبتلا کر دیں۔ ایسے مضمون نہ لکھے، جو اس کی عزت و آبرو کو خطرے میں ڈال دیں اور اس کے مستقبل کو نقصان پہنچائیں۔

لیکن افسوس ہے، ہم نے اسلام کی اس بنیادی اور بہترین تعلیم کو پسِ پشت ڈال دیا ہے۔ ہم میں سے اکثر نے یہ وتیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ ضرور وہی کام کریں گے جو دوسرے کی اذیت کا موجب ہو، اور اس کو بدنام کرنے کا سبب بنتا ہو۔ بھائی، بھائی کو پریشان کر رہا ہے۔ پڑوسی، پڑوسی کے در پے آزار ہے۔ دکان دار نے دوسرے دکان دار کے خلاف محاذ قائم کر رکھا ہے۔ ایک ہی دفتر میں کام کرنے والے لوگ ایک دوسرے کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ایک مسجد کا خطیب دوسری مسجد کے خطیب پر برس رہا ہے۔ ایک لیڈر، دوسرے لیڈر کو نیچا دکھانے پر تلا ہوا ہے۔ ایک مصنف دوسرے مصنف کی عیب جوئی کر رہا ہے۔ ایک ہی مدرسے یا کالج کا استاد، دوسرے استاد کی تنقیص کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ ایک ہی بس یا گاڑی میں سفر کرنے والے لوگ، جن کا صرف چند منٹوں یا گھنٹوں کا ساتھ ہے اور بعد میں کبھی ملنے کا امکان بھی نہیں، باہم الجھ رہے ہیں ــــ یہ نہایت بری حرکت ہے

(باقی بر صفحہ ۳۸)